بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان افروز واقعات کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25؍جنوری 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جن بدری صحابہ کا مَیں ذکر کروں گا ان میں سے پہلا نام حضرت طفیل بن حارث کا ہے۔ حضرت طفیل بن حارث اپنے بھائی حضرت عبیدہ اور حسین کے ساتھ غزوہ بدر میں شامل ہوئے اسی طرح آپ نے غزوہ احد اور غزوہ خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہونے کی توفیق پائی۔ ان کی وفات بتیس ہجری میں ستّر سال کی عمر میں ہوئی۔

دوسرے صحابی ہیں حضرت سلیم بن عمرو انصاری۔ انہوں نے عقبہ میں ستر آدمیوں کے ساتھ بیعت کی اور غزوہ بدر اور احد میں شامل ہوئے اور غزوہ احد کے موقع پر ان کی شہادت ہوئی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت سلیم بن حارث انصاری۔ غزوہ بدر میں شامل ہوئے اور غزوہ احد میں شہادت کا رتبہ پایا۔

پھر حضرت سلیم بن ملحان انصاری ہیں ان کی والدہ ملیکہ بنت مالک تھیں۔ حضرت انس بن مالک کے ماموں جبکہ حضرت ام حرام اور حضرت ام سلیم کے بھائی تھے۔ حضرت ام حرام حضرت عبادۃ بن صامت کی اہلیہ تھیں جبکہ حضرت ام سلیم حضرت ابوطلحہ انصاری کی اہلیہ تھیں اور ان کے صاحبزادے حضرت انس بن مالک خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ انہوں نے غزوہ بدر اور احد میں اپنے بھائی حضرت حرام بن ملحان کے ساتھ شرکت تھی اور آپ دونوں ہی واقعہ بئر معونہ میں شہید ہوئے۔ دشمن تعداد میں زیادہ تھے جنگ ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب شہید کر دیئے گئے۔ دشمنوں نے حضرت سلیم بن ملحان اور حکم بن کسان کو جب گھیر لیا تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ ہمیں سوائے تیرے کوئی ایسا نہیں ملتا جو ہمارا سلام تیرے رسول کو پہنچا دے لہٰذا تو ہی ہمارا سلام پہنچا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرئیل نے اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا وعلیہم السلام۔ ان پر سلامتی ہو۔ منذر بن عمرو نے ان لوگوں سے کہا کہ اگر تم چاہو تو ہم تمہیں امن دے دیں گے مگر انہوں نے انکار کیا۔ وہ حضرت حرام کی جائے شہادت پر آئے ان لوگوں سے جنگ کی یہاں تک کہ شہید کر دیئے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ آگے بڑھ گئے تا کہ مر جائیں یعنی موت کے سامنے چلے گئے حالانکہ وہ اسے جانتے

تھے۔حضور انور نے فرمایا: بڑی بہادری سے مقابلہ کیا دشمن کا۔ باوجود سامان جنگ پورا نہ ہونے کے۔اور جنگ کی نیت سے گئے بھی نہیں تھے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر ذکر ہے حضرت سلیم بن قیس انصاری کا۔حضرت خولہ بنت قیس کے بھائی تھے جو حضرت حمزہ کی بیوی تھیں۔آپ نے غزوہ بدر اور احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ان کی وفات حضرت عثمان کے دور خلافت میں ہوئی۔

پھر ایک صحابی تھے حضرت ثابت بن ثعلبہ۔حضرت ثابت ستر انصار صحابہ کے ہمراہ بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔غزوہ بدر اور غزوہ احد اور غزوہ خندق اور صلح حدیبیہ اور غزوہ خیبر اور فتح مکہ اور غزوہ طائف میں بھی شامل تھے۔آپ نے غزوہ طائف کے روز ہی جام شہادت نوش کیا۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت سماک بن سعد۔بدر میں اپنے بھائی حضرت بشیر کے ساتھ شریک ہوئے اور احد میں بھی شریک ہوئے تھے۔ان کا تعلق قبیلہ خزرج سے تھا۔

پھر ایک صحابی جابر بن عبداللہ بن رياب ہیں۔حضرت جابر کا شمار ان چھ انصار میں کیا جاتا ہے جو سب سے پہلے مکہ میں اسلام لائے۔حضرت جابر بدر اور احد اور خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ بیعت عقبہ اولیٰ سے قبل انصار کے چند لوگوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ میں ملاقات ہوئی جن کی تعداد چھ تھی وہ چھ اصحاب یہ تھے اسعد بن زرارہ۔عوف بن حارث۔رافع بن مالک بن عجلان اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ اور عقبہ بن عامر بن نابی اور جابر بن عبداللہ بن رياب۔ یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہوتے ہوئے انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں خانہ جنگیوں نے بہت کمزور کر دیا ہے آپس میں بہت نا اتفاقیاں ہیں ہمارے اندر۔ہم یثرب میں جا کر اپنے بھائیوں کو تبلیغ کریں گے اسلام کی۔اور کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے پیغام کے ذریعہ سے اور ہماری تبلیغ کے ذریعہ سے ہمیں پھر جمع کر دے اور پھر ہم جب اکٹھے ہو جائیں گے تو ہر طرح آپ کی مدد کے لئے تیار ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت منذر بن عمرو بن خنیس ایک صحابی ہیں جن کا ذکر ہوگا ان کا لقب تھا معنق للموت یعنی آگے بڑھ کر موت کو گلے لگانے والا۔قبیلہ خزرج کے خاندان بنوساعدہ سے تھے بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت منذر بن عمرو کو اور حضرت سعد بن عبادہ کو ان کے قبیلہ بنوساعدہ کا نقیب مقرر فرمایا تھا یعنی سردار مقرر کیا تھا یا نگران مقرر کیا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں بھی حضرت منذر پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔حضرت منذر غزوہ بدر میں اور احد میں بھی شریک ہوئے۔صوفی مزاج آدمی تھے بئر معونہ میں شہید ہوئے۔

تاریخ میں آتا ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام نے بئر معونہ کے شہداء کے بارے میں خبر دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر بن عمرو کے بارے میں فرمایا عانق للموت یعنی حضرت منذر بن عمرو نے یہ جانتے ہوئے کہ اب شہادت ہی مقدر ہے اپنے ساتھیوں کی طرح اُسی جگہ لڑتے ہوئے شہادت کو قبول کر لیا۔حضرت منذر بن عمرو سے اُن لوگوں نے کہا تھا کہ اگر تم چاہو تو ہم تمہیں امن

دے دیں گےلیکن حضرت منذر نے ان کی امان لینے سے انکار کر دیا۔

حضرت معبد بن عباد ایک صحابی تھے جن کی کنیت ابوھمیزہ تھی۔آپ کے والد تھے عباد بن قشیر۔ان کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنوسالم بن غنم بن اوف سے تھا۔غزوہ بدر اور غزوہ احد میں یہ شریک ہوئے تھے۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت ابی بن ابی زغبا انصاری۔ان کے والد سنان بن صبیح تھے۔آپ نے حضرت عمر کے دور خلافت میں وفات پائی۔آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ جہینہ سے تھا۔غزوہ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حضرت بسبس بن عمرو کے ساتھ معلومات لانے کی غرض سے غزوہ بدر کے موقع پر ابوسفیان کے قافلے کی طرف بھیجا تھا۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت ربیع بن ایاس، ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنولوزان سے تھا۔غزوہ بدر میں اپنے بھائی ورقہ بن ایاس اور عمرو بن ایاس کے ساتھ شامل ہوئے۔غزوہ احد میں بھی آپ شامل ہوئے۔

پھر ایک صحابی ہیں جن کا نام ہے حضرت عمیر بن عامر انصاری۔ان کی کنیت ابوداؤد تھی۔ان کے والد تھے عامر بن مالک۔غزوہ بدر اور احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت سعد بن خولہ۔ان کا تعلق بنوکلب کے قبیلے سے تھا۔آپ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔حضرت حاطب بن ابی بلتعہ آپ کے ساتھ نہایت شفقت اور مہربانی سے پیش آتے تھے۔آپ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔غزوہ احد میں آپ کی شہادت ہوئی۔حضرت عمر نے حضرت سعد کے بیٹے عبداللہ بن سعد کا انصار کے ساتھ وظیفہ مقرر فرمایا۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت ابوسنان بن محصن ان کے والد محصن بن حرسان تھے۔حضرت ابوسنان بن محصن حضرت عکاشہ بن محصن کے بھائی تھے۔غزوہ بدر، احد اور خندق میں شریک تھے۔بیعت رضوان میں بھی آپ شامل تھے۔حضرت ابوسنان بن محصن کی وفات اس وقت ہوئی جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوقریظہ کا محاصر کیا ہوا تھا۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قریظہ کے قبرستان میں دفن کیا۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت قیس بن السکن انصاری۔حضرت قیس کے والد کا نام سکن تھا۔آپ غزوہ بدر، احد، خندق اور باقی تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔آپ کا شمار ان صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن مجید جمع کیا۔

حضرت قیس کی شہادت یوم جسر کے موقع پر ہوئی۔حضرت عمر کے دور خلافت میں ایرانیوں کے ساتھ جنگ میں دریائے فرات پر جو پل تیار کیا گیا تھا اسی مناسبت سے اس معرکے کو یوم جسر کہا جاتا ہے۔

پھر ایک صحابی ہیں ابوالیسر کعب بن عمرو۔ان کے والد عمرو بن عباد تھے والدہ کا نام نصیبہ بنت اظہر تھا جو قبیلہ بنوسلمی سے ہی تھیں آپ بیعت عقبہ میں شامل ہوئے اور غزوہ بدر میں بھی شرکت کی اور دیگر غزوات میں بھی شامل رہے۔جنگ صفین میں بھی حضرت علی کے ساتھ شامل ہوئے۔جنگ بدر کے موقع پر آپ نے حضرت عباس کو گرفتار کیا تھا۔اس کے متعلق آنحضور ﷺ نے آپ سے فرمایا تھا کہ

یقیناً اس میں تیری ایک معزز فرشتے نے مدد کی ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سیرت خاتم النبیین میں لکھتے ہیں کہ عبادۃ بن ولید روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابوالیسر کو ملے اس وقت ان کے ساتھ ایک غلام بھی تھا اور ہم نے دیکھا کہ ایک دھاری دار چادر اور ایک یمنی چادر ان کے بدن پر تھی اور اسی طرح ایک دھاری دار چادر اور ایک یمنی چادر ان کے غلام کے بدن پر تھی۔ میں نے انہیں کہا کہ چچا تم نے ایسا کیوں نہ کیا کہ اپنے غلام کی دھاری دار چادر خود لے لیتے اور اپنی چادر اسے دے دیتے یا اس کی یمنی چادر خود لے لیتے اور اپنی دھاری دار چادر اسے دے دیتے تا کہ تم دونوں کے بدن پر ایک ایک طرح کا جوڑا ہو جاتا۔ حضرت ابوالیسر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اپنے غلاموں کو وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور وہی لباس پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ پس میں اس بات کو بہت زیادہ پسند کرتا ہوں کہ میں دنیا کے اموال میں سے اپنے غلام کو برابر کا حصہ دے دوں بہ نسبت اس کے کہ قیامت کے دن میرے ثواب میں کوئی کمی آوے۔

حضرت ابوالیسر روایت کرتے ہیں کہ بنو حرام کے ایک شخص نے میرا قرضہ دینا تھا۔ ایک دن میں اس کے پاس گیا۔ وہ میری آواز سن کر چھپ گیا۔ میں نے اُسے بُلایا اور کہا کہ آجاؤ، مجھے معلوم ہے کہ تم کہاں ہو۔ وہ باہر آیا اور اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں اس بات سے ڈرا کہ تم سے جھوٹ بولوں یا کوئی جھوٹا وعدہ کروں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا واقعی تم اللہ کی قسم کھا کر یہ بات کہتے ہو۔ اس نے کہا ہاں۔ اس پر میں نے قرض واپسی کی تحریر مٹا دی۔ حضور انور نے فرمایا کہ ابوالیسر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کا تمام مالی بوجھ اتار دیا، اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے میں جگہ دے گا تو میں نے تمہارا بوجھ اتار دیا کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے سائے کی تلاش ہے۔ یہ ایک اور مثال ہے اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کی۔

حضرت ابوالیسر احادیث کے بیان کرنے میں نہایت احتیاط سے کام لیتے تھے۔ حدیث بیان کرتے وقت آپ کی حالت یہ ہوتی تھی کہ آنکھ اور کان پر انگلی رکھ کر کہتے کہ ان آنکھوں نے یہ واقعہ دیکھا اور ان کانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان فرماتے سنا۔ آپ کی وفات حضرت امیر معاویہ کے زمانے میں پچپن ہجری میں ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا یہ لوگ تھے، عجیب شان تھی ان کی، جنہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے وفا کے طریقے بھی سکھائے، اللہ تعالیٰ کی خشیت کے طریقے بھی سکھلائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو دل کی گہرائیوں سے قبول کرتے ہوئے کامل اطاعت کرنے کے طریقے بھی سکھائے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے درجات بلند کرے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 25th - January - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB